بسم الله الرحمن الرحيم

دعائے امام زمانہؑ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَ

دَلِيْلاً وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَ

تُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً

اللھم عجل لولیک الفرج

آئیں اپنے امام (عج) کو پہچانیں

المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

فہرست

امام مہدی (عج) کا تعارف ۵

امام مہدی (عج) کی والدہ ۶

امام مہدی (عج) کی غیبت ۷

غیبت صغریٰ ۸

غیبت کبریٰ ۸

غیبت امام میں ہماری ذمہ داریاں ۱۰

امام زمانہ (عج) کے لئے دعا کیوں؟ ۱۱

دعائے امام زمانہ (عج) کے فائدے ۱۳

امام مہدی (عج) کے ظہور کی علامات ۱۶

الف: سفیانی کا خروج ۱۷

ب: خسف بیداء ۱۸

ج: یمانی کا قیام ۱۸

د: آسمانی آواز ۱۹

ہ: نفس زکیہ کا قتل ۱۹

امام زمانہ (عج) کی عظیم خصوصیات ۲۰

امام زمانہ (عج) کے سپاہیوں کی خصوصیات ۲۰

امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد دنیا کی حالت ۲۰

امام مہدی (عج) کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی رہنمائی کے لیے انبیاء اور اماموں کو بھیجا ہے۔ان میں سے آخری امام، امام زمانہ (عج)، موجودہ دور میں ہماری رہنمائی کے لیے موجود ہیں۔امام مہدی (عج) وہ عظیم شخصیت ہیں جو آخرالزمان میں دنیا میں تشریف لائیں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔آپ امام حسین علیہ السلام کے نویں بیٹے اور ہمارے دسویں امام، امام علی نقی کے پوتے ہیں۔آپ کے والد ہمارے گیارویں امام امام حسن عسکری علیہ السلام امام مہدی (عج) کا نسب امام علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے ملتا ہے، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں۔اوراس طرح امام مہدی (عج) کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جڑا ہوا ہے، اور یہ بات اہل بیت کی عظمت اور فضیلت کو مزید بڑھاتی ہے۔

امام مہدی (عج) کا نام م ح م د بن حسن ہے اور آپ کی کنیت پیغمبر کی کنیت کے مشابہ، ابو القاسم ہے۔

امام مہدی (عج) کی ولادت 255 ہجری (868 عیسوی) میں ہوئی تھی، اور آپ کی ولادت کا مقام سامرا (عراق) میں ہے اور آج بھی مومنین کی توجہ کا مرکز ہے۔

اپنے والد یعنی امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک پانچ سال تھی آپ نے خود اپنے والد ماجد کا جنازہ پڑھایا یعنی آپ پانچ سال کی عمر میں منصب امامت پر فائز ہوئے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کو بچپن میں نبوت ملی اسی طرح آپ کو بچپن میں امامت ملی۔

امام مہدی (عج) کی والدہ

امام مہدی (عج) کی والدہ کا نام نرجس خاتون تھا، جو ایک عظیم اور بافضیلت شخصیت کی حامل تھیں۔

نرجس خاتون کا نسب قیصر روم کے خاندان تک پہنچتا تھا۔ ان کے والد کا نام یوشع بن قیصر تھا، اور ان کا خاندان روم کے بادشاہوں میں سے تھا۔ نرجس خاتون کا تعلق ایک معزز اور بزرگ خاندان سے تھا لیکن اللہ نے ان کے نصیب میں اہل بیت کی خدمت اور امام مہدی (عج) کی والدہ بننا لکھا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ انہوں نے خواب میں حضرت فاطمہ زہرا (س) کو دیکھا، جنہوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ بعد میں وہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے ساتھ نکاح میں آئیں اور امام مہدی (عج) کی والدہ بنیں۔

ایک روایت کے مطابق، نرجس خاتون کا ذکر امام علی علیہ السلام کی حدیثوں میں بھی کیا گیا ہے، اور امام علی علیہ السلام نے ان کی عظمت اور فضیلت کی تعریف کی تھی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ایک بہت پاکیزہ اور باہمت خاتون تھیں، جنہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کے ذریعے امام مہدی (عج) کی والدہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اور امام مہدی (عج) کی والدہ ہونے کا یہ مقام بھی ایک خاص اللہ کی مرضی کے تحت تھا۔ نرجس خاتون کی زندگی میں ایک طویل عرصے تک اللہ کی مشیت سے امام مہدی (علیہ السلام) کی ولادت کے آثار ظاہر نہیں ہوئے، اور ان کا ظاہر ہونا ایک خاص وقت پر ہوا۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت آخری وقت تک پوشیدہ رہی۔

امام مہدی (عج) کی غیبت

امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت 260ھ کے فورا بعد آپ کی غیبت کا آغاز ہوا (چونکہ دشمن آپ کو شہید کرنا چاہتا تھا) اور وہ ابھی تک پردہ غیبت میں ہیں غائب ہیں یعنی انکھوں سے اوجھل ہیں (نا یہ کہ موجود نہیں ہیں) وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں لیکن ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے امام علی علیہ السلام امام مہدی (عج) کی غیبت کے بارے میں فرماتے ہیں: قسم ہے خداوند عالم کی حجت خدا لوگوں کے درمیان ہوتی ہے اور راستوں میں چلتی پھرتی ہے ان کے گھروں میں آتی جاتی ہے زمین پر مشرق سے مغرب تک آمد و رفت کرتی ہے لوگوں کی باتوں کو سنتی ہے اور ان پر سلام بھیجتی ہے وہ دیکھتی ہے لیکن اس کو دیکھا نہیں جا سکتا ایک معین وقت تک کہ جب تک خدا کا وعدہ پورا نہیں ہو جاتا

البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم امام کو دیکھتے ہیں لیکن پہچان نہیں پاتے امام مہدی (عج) کے دوسرے نائب محمد بن عثمان فرماتے ہیں:

وَ اَللّٰهِ إِنَّ صَاحِبَ هَذَا اَلْأَمْرِ لَيَحْضُرُ اَلْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ يَرَى اَلنَّاسَ وَ يَعْرِفُهُمْ وَ يَرَوْنَهُ وَ لاَ يَعْرِفُونَهُ

ترجمہ: "اللہ کی قسم! یہ جو صاحبِ امر (امام مہدی (عج)) ہیں، وہ ہر سال موسمِ حج میں حاضر ہوتے ہیں، لوگوں کو دیکھتے ہیں اور ان کو پہچانتے ہیں، اور لوگ انہیں دیکھتے ہیں لیکن پہچان نہیں پاتے۔" (من لا یحضره الفقیہ، الجزء ۲، الصفحہ ۵۲۰)

یعنی امام مہدی (عج) ہر سال حج کے موسم میں لوگوں کے درمیان آتے ہیں، انہیں دیکھتے ہیں اور ان کی شناخت کرتے ہیں، لیکن چونکہ امام مہدی (عج) غیبت میں ہیں اور لوگ ان کی خصوصیات کو نہیں جانتے، اس لیے وہ انہیں نہیں پہچان پاتے۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام مہدی (عج) غیبت کے باوجود لوگوں کے

درمیان موجود ہیں اور ان کی رہنمائی کے لیے اللہ کی مشیت کے مطابق سرگرم ہیں، لیکن چونکہ ان کا ظہور عام لوگوں کے لیے نہیں ہوا، اس لیے لوگ انہیں نہیں پہچان پاتے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے حکم سے دنیا میں واپس آئیں گے اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔

امام مہدی (عج) کی غیبت دو مراحل پر مشتمل ہے:

غیبت صغریٰ

یہ غیبت کا ابتدائی مرحلہ تھا، جس میں امام مہدی (عج) اپنے مخصوص نمائندوں کے ذریعے لوگوں سے رابطہ رکھتے تھے۔ اس دوران امام کے چار نائب تھے جو امام کے پیغامات اور ہدایات لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ یہ غیبت 260 ہجری سے 329 ہجری تک جاری رہی، یعنی تقریباً 69 سال تک

اس دور میں امام مہدی (عج) کا لوگوں سے براہ راست رابطہ نہیں تھا، لیکن ان کے نمائندے امام کی طرف سے ہدایات دیتے تھے اور لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے تھے۔ اس دور میں امام کے درج ذیل نمائندے و نائبین تھے:

1) عثمان بن سعید از 260ھ، تا 267ھ (7 سال)

2) محمد بن عثمان بن سعید از 267ھ تا 305ھ (38 سال)

3) حسین بن روح نوبختی از 305ھ تا 326ھ (21 سال)

4) علی ابن محمد سمری از 326ھ تا 329ھ (۳ سال)

غیبت کبریٰ

امام مہدی (عج) کی غیبت کا یہ دوسرا مرحلہ ہے، جو 329 ہجری کے بعد شروع ہوا، جب امام مہدی (عج) کے آخری نائب علی ابن محمد سمری کی وفات ہوئی اور آج تک جاری ہے اس

میں لوگوں کا امام مہدی (عج) سے براہ راست رابطہ نہیں ہے، اور ان کا ظہور اللہ کی مشیت پر ہے۔

امام مہدی (عج) کی غیبت کبری، اللہ کی ایک خاص حکمت اور مشیت کا حصہ ہے۔ اللہ کی مرضی کے تحت امام (عج) غیبت میں ہیں، اور ان کا ظہور صرف اللہ کے مقرر کردہ وقت پر ہوگا۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک صاحب العصر (عج) کے لئے ایک ایسی غیبت ہے کہ جس میں ہر اہل باطل شک وتردید کا شکار ہوجائے گا راوی نے آپ کی غیبت کی وجہ معلوم کی تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ غیبت کی وجہ ایک ایسا امر ہے جس کو تمہارے سامنے بیان کرنے کی مجھے اجازت نہیں غیبت اسرارِ الٰہی میں سے ایک راز ہے لیکن چونکہ ہم جانتے ہیں کہ خداوند عالم صاحبِ حکمت ہے اور ہم یہ قبول کرتے ہیں اس کے کاموں میں حکمت ہوتی ہے اگرچہ ہمیں ان کاموں کی وجوہات کا علم نہ بھی ہو۔

(کمال الدین جلد 1 باب 44 صفحہ 204)

جب امام عصر (عج) سے اروی نے پوچھا کہ زمانہ غیبت میں ہم آپ سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو امام (عج) نے فرمایا:

الاِنتفاعِ بِی فی غَیبَتی فَکَالاِنتِفاعِ بِالشَّمسِ إذا غَیَّبَها عَنِ الأبصارِ السَّحابُ

ترجمہ: ''میری غیبت کے زمانے میں مجھ سے فائدہ اٹھانا اسی طرح ہے جس طرح بادلوں کی اوٹ سے سورج سے فائدہ اٹھانا ہے۔''

البتہ اس زمانے میں ائمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے شیعوں کو اپنے حال پر نہیں چھوڑا ہے، بلکہ انہوں نے اپنے شیعوں سے فرمایا ہے کہ وہ علما اور فقہاء کی طرف رجوع کریں اور اپنے وظیفہ اور ذمہ داری کی تشخیص کے لئے ان سے مدد حاصل کریں، امام زمانہ (عج) سے

صادر ہونے والی توقیع میں آپؑ نے فرمایا:

واَمّا الحوادث الواقعة فارجعوا فیها الی رواة حدیثنا فانهم حجتی علیکم و انا حجة الله علیهم

ترجمہ: ''روزمرّہ کے پیش آنے والے واقعات میں ہماری احادیث کے راویوں (علماء اور فقہاء) کی طرف رجوع کرو وہ ہماری طرف سے تم پر حجت ہیں اور میں خدا کی طرف سے ان پر حجت ہوں۔'' (کمال الدین، ج ۲،ص ۴۸۵، ح ۴)

غیبت امام (عج) میں ہماری ذمہ داریاں

اپنے اعمال کو بہتر بنانا چاہیے۔ ہمیں اللہ کی رضا کے لیے اچھے کام کرنے چاہئیں تاکہ جب امام مہدی (عج) آئیں تو ہم ان کی مدد کے قابل ہوں۔ سچائی، عدل اور محبت کو فروغ دیں۔

انصاف کی حمایت کریں: جہاں بھی ہمیں ظلم اور ناانصافی نظر آئے، ہمیں اس کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور انصاف کا ساتھ دینا چاہیے۔

دعا کریں: امام مہدی (عج) کے ظہور کے لیے دعا کریں (خصوصاً دعائے فرج پڑھیں) تاکہ ہم ان کی قیادت میں عدل وانصاف کے دور کا حصہ بن سکیں۔

امام (عج) زمانہ سے محبت: ہم سب کو امام زمانہ سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ وہ ہم سب کے لیے ایک رحمت ہیں۔ ان کی دعائیں ہمارے لیے مددگار ہیں، وہ ہمیشہ ہماری رہنمائی کرتے ہیں اور ہمیں ان کی نصیحتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

انتظار کرنا: روایات میں انتظار کرنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے امام رضا (علیہ

السلام) نے فرمایا: انتظار کرنے والا ایسا ہے جیسے راہ خدا میں اپنے خون میں غلطاں ہو (کمال الدین، ج2؛ص645) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ امام زمانہ (عج) ایک دن آئیں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ہم سب کو ان کی آمد کی تیاری کرنی چاہیے۔

امام زمانہ (عج) کے لئے دعا کیوں؟

آقائی محسن قرائتی کے بقول دیگر ائمہ معصومین کی طرح بارہویں امام کی بھی فطری اور قدرتی زندگی ہے اور آپ کو بیماری اور درد و رنج بھی ہوتا ہے (جیسا کہ گذشتہ آئمہ بھی بیمار ہوتے رہیں ہیں) لہٰذا آپ کی سلامتی کے لئے دعا کرنا اور صدقہ دینا ایک فطری بات ہے۔

نیز امام زمانہ (عج) کی سلامتی کے لئے دعا کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ یہ دعا بار امامت کے اٹھانے اور اس سنگین ذمہ داری کے نبھانے میں امام کی حفاظت کی دعا ہے، چاہے یہ ذمہ داری زمانہ غیبت میں ہو یا دوران ظہور میں؛ کیونکہ ایسی بڑی ذمہ داری، اللہ کی حفاظت اور اس کی خاص عنایت کی نیازمند ہے۔

اسی طرح آئمہ علیہم السلام سے منقول دعاؤں میں بھی امام زمانہ (عج) کی سلامتی کے لئے دعا کی گئی ہے۔خود امام مہدی (عج) نے بھی ظہور میں تعجیل کے لیے دعا کا حکم دیا ہے امام مہدی (عج) فرماتے ہیں:

أَكْثِرُوا الدُّعاءَ بِتَعجيلِ الفَرَجِ فَإِنَّ ذٰلِكَ فَرَجُكُم

ترجمہ: ''امام مہدی (عج) کے ظہور میں تعجیل کے لیے بہت زیادہ دعا کرو، کیونکہ اسی میں تمہاری فرج (آسانی) ہے۔''

امام مہدی (عج) کی سلامتی اور ان کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعائیں کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔اس حوالے سے مختلف اسلامی روایات میں مخصوص لمحات اور عبادات کا ذکر آیا ہے اسلامی تعلیمات میں امام زمانہ (عج) کے لیے دعا کرنے کے چند خاص لمحات اور وقت درج

ذیل ہیں:

1) جمعہ کا دن

جمعہ کا دن اسلامی روایات میں بہت اہمیت رکھتا ہے، اور یہ دن امام زمانہ (عج) کے لیے خاص دعا کرنے کا بھی دن ہے۔ اس دن کے حوالے سے مختلف روایات میں آیا ہے کہ یہ دن امام (عج) کے ساتھ خاص تعلق رکھتا ہے، اور اس دن ان کے لیے دعا کرنا اور ان سے توسل کرنا اور ان سے مدد کی درخواست کرنا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ مومنین اس دن دعائے ندبہ اور دعائے فرج جیسے مخصوص اذکار اور دعائیں پڑھتے ہیں جو امام زمانہ (عج) کی آمد کی دعا پر مشتمل ہوتی ہیں۔

2) شبِ جمعہ (جمعہ کی رات)

شبِ جمعہ کو بہت ہی اہمیت دی گئی ہے، اور اس رات امام زمانہ (عج) کے لیے خاص دعائیں کی جاتی ہیں۔ دعائے کمیل کا اس رات میں پڑھنا بہت فضیلت کا حامل ہے، اور اس میں امام زمانہ (عج) کے لیے دعا بھی کی جاسکتی ہے۔

3) عید غدیر

عید غدیر، جو کہ 18 ذوالحجہ کو آتی ہے، امام علی علیہ السلام کی ولایت کے اعلان کی یادگار ہے۔ اس دن امام زمانہ (عج) کے ظہور کے لیے خاص دعائیں کی جاتی ہیں کیونکہ امام علی علیہ السلام کو امام زمانہ (عج) کا والد اور اُن کی نسل سے ہونے والے اماموں کا سردار سمجھا جاتا ہے۔ اس دن کو امام زمانہ (عج) کی مدد اور ظہور کی دعا کے لیے بہت اہمیت دی جاتی ہے۔

4) عید فطر اور عید قربانی

عید فطر اور عید قربانی جیسے بڑے اسلامی تہواروں پر بھی امام زمانہ (عج) کے لیے دعا کرنا بہت مستحب ہے۔ عید کے دن لوگوں کی دعاؤں اور عبادات کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے، اور یہ

وقت امام زمانہ (عج) کے ظہور کے لیے دعاؤں کا خاص وقت ہے۔

5) شبِ قدر (لیلۃ القدر)

شبِ قدر جو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں آتی ہے، وہ راتیں بہت اہم ہیں اور ان میں امام زمانہ (عج) کے ظہور کے لیے خاص دعائیں کرنا بہت فضیلت کا باعث ہے۔ شبِ قدر میں دعا، عبادت، اور توبہ کا عمل انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اور اس رات کو امام زمانہ (عج) کی مدد اور ان کے ظہور کے لیے خصوصی دعائیں کی جاتی ہیں۔

دعائے امام زمانہ (عج) کے فائدے

امام زمانہ (عج) کے بارے میں دعا کرنے کے مندرجہ ذیل فائدے بیان کیے گئے ہیں:

۱) زمانے کے فتنوں سے حفاظت ہوگی۔

۲) امام زمانہ (عج) آپ کے حق میں دعا کریں گے۔

۳) انشاءاللہ زیارت امام زمانہ (عج) نصیب ہوگی۔

۴) ظہور امام زمانہ (عج) کے بعد آپ کو دنیا کی طرف نصرت امام زمانہ (عج) کے لیے لوٹایا جائے گا۔

۵) موت کے وقت خوشخبری دی جائے گی۔

۶) قیامت میں آپ امیر المومنین علیہ السلام کے درجے میں ان کے ساتھ ہوں گے۔

۷) آپ کو 70 ہزار گنہگاروں کی شفاعت کا حق حاصل ہو جائے گا۔

۸) شہید کا مرتبہ پائیں گے۔

۹) انشاءاللہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی شفاعت نصیب ہوگی۔

۱۰) انشاءاللہ قیامت کے دن آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ محشور ہوں گے۔

۱۱) آپ کے برے اعمال نیکیوں میں تبدیل کر دیے جائیں گے۔
۱۲) سید الساجدین علیہ السلام کی مخصوص دعا آپ کے شامل حال ہوگی۔
۱۳) فرشتے آپ کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔
۱۴) قیامت والے دن امیر المومنین علیہ السلام آپ کے لیے دعا گو ہوں گے۔
۱۵) آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو جنت میں حکومت کریں گے۔
۱۶) یہ دعا برزخ میں اور قیامت میں ایک مہربان دوست کی مانند آپ کے ہمراہ ہوگی۔

امام زمانہ (عج) سے متعلق مخصوص دعاوں میں : دعای ندبہ، دعای فرج، دعای عہد، دعائے سلامتی امام زمان زیادہ اہم ہیں۔

دعائے فرج: امام زمانہ (عج) کے ظہور کے لیے سب سے اہم دعا؛ دعائے فرج ہے، جس میں امام زمانہ (عج) کی فوری اور جلدی ظہور کی دعا کی جاتی ہے۔ یہ دعا مختلف اوقات میں پڑھی جاتی ہے، اور اس کا خاص اثر ہوتا ہے، خاص طور پر جب دنیا میں ظلم و فساد کا دور ہو۔

تمام بچوں اور نوجوانوں کو چاہیے کہ کم از کم دعائے فرج (اور دعائے سلامتی امام زمانہ (عج)) کو حفظ کریں اور ہر روز اس کی تلاوت کریں:

اِلٰهِیْ عَظُمَ الْبَلَاءُ، وَبَرِحَ الْخَفَاءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ، وَانْقَطَعَ الرَّجَاءُ وَضَاقَتِ الْاَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اُولِي الْاَمْرِ الَّذِيْنَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَعَرَّفْتَنَا بِذٰلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ، فَرَجًا عَاجِلًا قَرِيْبًا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِيْ فَاِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِيْ فَاِنَّكُمَا نَاصِرَانِ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ اَدْرِكْنِيْ السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا

یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّاهِرِیۡنَ۔

ترجمہ: ”میرے معبود! مصیبت بڑھ گئی ہے، چھپی بات کھل گئی ہے پردہ فاش ہو گیا ہے، امید ٹوٹ گئی ہے زمین تنگ ہو گئی ہے اور آسمان نے رکاوٹ ڈال دی ہے تو ہی مدد کرنے والا ہے اور تجھی سے شکایت ہو سکتی ہے اور تنگی و آسانی میں صرف تو ہی سہارا بن سکتا ہے اے معبود محمدؐ و آلِ محمدؑ پر رحمت نازل فرما جو صاحبان امر ہیں، وہی ہیں جن کی اطاعت تو نے ہم پر فرض کی ہے اور اس طرح ہمیں ان کے مرتبہ کی پہچان کرائی ہے پس ان کے صدقے میں ہمیں آسودگی عطا فرما، جلد تر، نزدیک تر گویا آنکھ جھپکنے کی مقدار یا اس سے بھی پہلے میری سرپرستی فرمایئے کہ آپ دونوں ہی کافی ہیں میری مدد فرمایئے کہ آپ دونوں ہی میرے مددگار رہیں اے ہمارے آقا اے صاحب زمانؑ فریاد کو پہنچیں، فریاد کو پہنچیں، فریاد کو پہنچیں مجھے پہنچیں، مجھے پہنچیں، مجھے پہنچیں اسی وقت، اسی لمحے، اسی گھڑی جلد تر، جلد تر، جلد تر اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے واسطہ ہے محمدؐ کا اور ان کی پاک آلؑ کا۔“

دعائے سلامتی امام زمانہ(عج)

اللّٰهُمَ كُنۡ لِوَلِيكَ الۡحُجَّةِ بۡنِ الۡحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِى هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِى كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَ حَافِظاً وَ قَائِداً وَ نَاصِراً وَ دَلِيلًا وَ عَيناً حَتّٰى تُسۡكِنَهُ أَرۡضَكَ طَوۡعاً وَ تُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلًا،

ترجمہ: ”خدایا تو اپنے ولی حجت ابن الحسن کے لئے ان لمحات میں اور ہر وقت ایک سرپرست، حافظ، رہبر، مددگار، رہنما اور نگہبان بننا، تاکہ تو اس کو لوگوں کی رغبت سے اپنی زمین پر آباد کرے اور لمبے وقت تک نعمتوں سے بہرہ مند فرمائے۔“

امام مہدی (عج) کے ظہور کی علامات

امام زمان (عج) کے ظہور کا وقت مشخص نہیں کیا گیا بلکہ روایات میں ظہور کا وقت معین کرنے والے کو جھوٹا کہا گیا ہے ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے امام مہدی (عج) کے ظہور کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

فَقَالَ کَذَبَ الْوَقَّاتُونَ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا نُوَقِّتُ

''وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں ہم اہل بیت وقت مقرر نہیں کرتے۔''

(الکافی ج1،ص368)

لیکن حضرت امام مہدی (عج) کے ظہور، عالمی انقلاب اور قیام کے لئے کچھ نشانیاں بتائی گئی ہیں اور ان نشانیوں کی پہچان بہت اہم اثرات رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ ''مہدی آل محمد علیہ السلام'' کے ظہور کی نشانیاں ہیں کہ جن میں سے ہر ایک کے ظاہر ہونے سے منتظرین کے دلوں میں امید کے نور میں اضافہ ہوگا اور امام (عج) کی ہمراہی اور نصرت کا جذبہ پیدا ہوگا اور دشمنوں اور گمراہوں کے لئے یاد دہانی اور خطرہ کی گھنٹی ہوگی تا کہ برائیوں سے باز آ جائیں اسلامی روایات میں امام مہدی (عج) کے ظہور کی کچھ علامات ذکر کی گئی ہیں، جن کے ذریعے مسلمانوں کو ان کی آمد کا پتا چلے گا۔ یہ علامات اس بات کا اشارہ دیتی ہیں کہ امام مہدی (عج) کا ظہور قریب ہے۔ (لیکن ظہور کو نزدیک کرنے میں ان علامات کا کوئی کردار نہیں ہے) یہ علامات دو قسم کی ہیں عام وغیر حتمی علامات خاص اور حتمی علامات۔

عام وغیر حتمی علامات

❁ **ظلم وفساد کا عروج:** امام مہدی (عج) کا ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا میں ظلم، فساد اور بے انصافی اپنے عروج پر پہنچ چکی ہوگی۔ انسانوں کی اکثریت ظلم

کی راہ پر چل رہی ہوگی اور انصاف کا دور دور تک نام ونشان نہیں ہوگا۔

- فتنوں کا پھیلنا: امام مہدی (عج) کے ظہور سے پہلے دنیا میں مختلف فتنوں کا سامنا ہوگا۔ مختلف فرقے اور گروہ آپس میں لڑیں گے، اور لوگوں کے درمیان اختلافات بڑھ جائیں گے۔ حق اور باطل میں فرق کرنا مشکل ہو جائے گا۔
- قدرتی آفات کا بڑھنا۔
- لوگوں میں بھائی چارے کی کمی۔
- نیک اعمال کرنے والوں کی تعداد کم ہونا۔

خاص اور حتمی علامات

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک روایت کے ضمن میں فرمایا:

ترجمہ: ''قائم (عج) کے ظہور کی پانچ حتمی نشانیاں ہیں: سفیانی کا خروج، خسف بیداء، یمنی کا قیام، آسمانی آواز اور نفس زکیہ کا قتل۔''

(شیخ صدوق کمال الدین جلد 2 باب 57 حدیث 7 ص 650)

مذکورہ پانچوں نشانیوں کی مختصر وضاحت

الف: سفیانی کا خروج

سفیانی کا خروج بہت سی روایات میں بیان ہونے والی نشانیوں میں سے ہے اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ سفیانی، ابوسفیان کی نسل سے ہوگا جو ظہور سے تھوڑی مدت پہلے سرزمین شام سے خروج کرے گا وہ ظالم و جابر ہوگا بہت زیادہ قتل و غارت گری کرے گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام اس کے بارے میں بیان فرماتے ہیں:

''اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو تم نے (گویا) سب سے پلید اور برے انسان کو دیکھ لیا ہے''

اس کا خروج ماہ رجب میں ہوگا وہ شام اور اس کے قرب و جوار کے علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد عراق پر حملہ کرے گا اور وہاں وسیع پیمانہ پر قتل و غارت کرے گا۔"

بعض روایات کی بنا پر اس کے خروج اور اس کے قتل ہونے تک کی مدت ۱۵ ماہ ہوگی۔

(غیبت نعمانی، باب ۱۸ ح 1 ص ۳۱۰)

ب: خسف بیداء

خسف کے معنی دھنسنے کے ہیں اور "بیداء" مکہ و مدینہ کے درمیان ایک علاقہ کا نام ہے۔

خسف بیداء سے مراد یہ ہے کہ جب سفیانی، امام مہدی (عج) سے مقابلہ کے لئے ایک لشکر مکہ کی طرف بھیجے گا جب یہ بیداء نام کے علاقے میں پہنچے گا تو معجزانہ صورت میں زمین پھٹ جائے گی اور وہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سلسلہ میں فرمایا:

"سفیانی لشکر کے سردار کو خبر ملے گی کہ امام مہدی (عج) مکہ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پیچھے ایک لشکر روانہ کرے گا، لیکن ان کو نہیں پائے گا اور جب سفیانی کا لشکر سرزمین بیداء پر پہنچے گا تو ایک آسانی آواز آئے گی: "اے سرزمین بیداء! ان کو نابود کر دے۔ جس کے بعد وہ سرزمین سفیانی کے لشکر کو اپنے اندر نگل لے گی۔"

(غیبت نعمانی، باب ۱۴، ح ۲۷، ص ۲۸۹)

ج: یمانی کا قیام

سرزمین یمن میں ایک سردار کا قیام امام (عج) کے ظہور کی ایک نشانی ہے جو آپ کے ظہور سے کچھ ہی مدت پہلے ظاہر ہوگا۔ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"امام مہدی (عج) کے قیام سے پہلے بلند ہونے والے پرچموں کے درمیان یمنی کا پرچم ہدایت کرنے والے تمام پرچموں میں سب سے بہتر ہوگا، کیونکہ وہ تمہارے امام (امام

مہدی علیہ السلام) کی طرف دعوت دے گا۔''

د: آسمانی آواز

امام(عج) کے ظہور سے پہلے آسمان سے آواز آئے گی۔ یہ آسمانی آواز بعض روایات کی بنا پر جناب جبرائیل کی آواز ہوگی، جو ماہ رمضان میں سنائی دے گی۔ اور چونکہ امام مہدی کا انقلاب ایک عالمی انقلاب ہوگا اور سب کو اس کا انتظار ہوگا؛ لہٰذا دنیا بھر کے لوگوں کو اس آسمانی آواز کے ذریعہ ظہور کی خبر دی جائے گی۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

'' قائم آل محمد علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک آسمان سے آواز نہ دی جائے جس کو تمام اہل مشرق ومغرب سن لیں گے۔ (غیبت نعمانی، باب ۱۴، باب 10، ص 187) اور یہ آواز جس طرح سے مومنین کیلئے باعث خوشی ہوگی اسی طرح بدکاروں کیلئے خطرے کی گھنٹی ہوگی تاکہ اپنے برے کاموں سے باز آجائیں اور امام علیہ السلام کے انصار میں شامل ہو جائیں۔''

ہ: نفس زکیہ کا قتل

نفسِ زکیہ کے معنی ایسے شخص کے ہیں جو پاکیزگی وکمال کے بلند درجہ پر فائز ہو یا ایسا پاک و پاکیزہ اور بے گناہ انسان، کہ جس نے کسی کو قتل نہ کیا ہو اور نفس زکیہ کے قتل سے مراد یہ ہے کہ امام مہدی(عج) کے ظہور سے کچھ دیر پہلے ایک برجستہ اور ممتاز شخصیت یا ایک بے گناہ شخصیت امام(عج) کے مخالفوں کے ہاتھوں قتل ہو جائے گی۔ بعض روایات کی بنا پر یہ واقعہ حضرت امام مہدی(عج) کے ظہور سے ۱۵ دن پہلے رونما ہوگا، اس سلسلہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم آل محمد (ص) کے ظہور اور نفس زکیہ کے قتل میں صرف ۱۵ دن رات کا فاصلہ ہوگا۔ (کمال الدین، جلد 2، باب ۵۷، ص ۵۵۳)

امام زمانہ (عج) کی عظیم خصوصیات

1) رحم دل: امام ہر کسی کے لیے دعا کرتے ہیں۔
2) دانشمند: وہ سب کچھ جانتے ہیں اور بہترین فیصلے کرتے ہیں۔
3) عدل پسند: وہ ہر کسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔
4) صبر کرنے والے: وہ ہمیشہ اللہ کے حکم کا انتظار کرتے ہیں۔

امام زمانہ (عج) کے سپاہیوں کی خصوصیات

کیا آپ جانتے ہیں کہ امام (عج) کے سپاہی کیسے ہوں گے؟

ایماندار: وہ کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے۔

نیک اور اچھے انسان: وہ دوسروں کی مدد کریں گے اور ظلم کے خلاف کھڑے ہوں گے۔

دین دار: وہ نماز پڑھیں گے، قرآن پڑھیں گے، اور اچھے اخلاق والے ہوں گے۔

بہادر: وہ حق کے لیے لڑنے سے نہیں گھبرائیں گے۔
شہادت کے متمنی ہوتے ہیں۔

آپ بھی امام کے سپاہی بن سکتے ہیں! روزانہ ایک اچھا عمل کریں اور دعا کریں۔

امام مہدی (عج) کے ظہور کے بعد دنیا کی حالت

امام مہدی (عج) کا کردار ایک مثالی رہنما کا ہوگا۔ وہ ایک عظیم رہنما، عادل حاکم، اور اللہ کے راستے پر چلنے والے ہوں گے۔ ان کا کردار اور قیادت دنیا میں امن، سکون، اور عدل کا باعث بنے گا۔ آپ کے ظہور کے بعد دنیا میں ایک نیا دور شروع ہوگا:

عدل و انصاف: امام مہدی (عج) دنیا میں عدل قائم کریں گے اور ہر انسان کو اس کا حق دیں گے۔ ظلم و جبر کا خاتمہ ہوگا۔

مساوات کا قیام: امام مہدی (عج) کی حکومت میں ہر انسان کو برابر حقوق ملیں گے اور کوئی بھی انسان دوسرے کے حقوق پر ڈاکہ نہیں ڈال سکے گا۔

امن وسکون: امام مہدی (عج) کے زیر حکمرانی دنیا میں امن قائم ہوگا، اور دنیا کے ہر گوشے میں سکون اور محبت کا دور دورہ ہوگا۔

دینی رہنمائی: امام مہدی (عج) مسلمانوں کو صحیح اسلامی تعلیمات کی رہنمائی دیں گے اور لوگوں کو اللہ کے راستے پر چلنے کی ہدایت دیں گے۔

تمام انسانوں کے حقوق کا تحفظ: امام مہدی (عج) سب انسانوں کے حقوق کا تحفظ کریں گے اور ان کی حکومت میں کسی کے ساتھ بھی ظلم نہیں ہوگا۔

نیکی اور بھلائی کا فروغ: امام مہدی (عج) کی حکومت میں نیکی، صداقت، اور بھلائی کا فروغ ہوگا۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور تعاون کے ساتھ رہیں گے۔

خوشحالی: وہ زمین پر ایسی حکومت قائم کریں گے جہاں کوئی بھی بھوکا، مظلوم، یا بے سہارا نہ ہوگا۔ لوگ خوشحال ہوں گے اور ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ دنیامین کوئی فقیر نہیں ہوگا کیونکہ دنیا بھر میں انصاف اور رزق تقسیم ہوگا۔

❁❁❁❁❁